بسم اللہ الرحمن الرحیم

معلومات (information) کے دور سے فائدہ اٹھانا

موجودہ دور کو "معلومات کا دور" (Information age) کہا جاتا ہے۔ ریاستی اور نجی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا نہ صرف عوام کے خیالات اور رائے میں تبدیلی لانے میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں بلکہ لوگوں کو ایسی سابقہ معلومات بھی فراہم کرتے ہیں جن کی بنیاد پر وہ مختلف مسائل پر اپنی رائے یا نقطہ نظر بناتے ہیں۔ لیکن چند ایسے معاملات بھی ہیں جن میں نجی میڈیا ریاست کی معاونت پر انحصار کرتا ہے جیسا کہ سیکیوریٹی کے معاملات اور استعماری ریاستوں کے عزائم اور ان کے منصوبوں کو بے نقاب کرنا وغیرہ۔ ریاست کو میڈیا کی بھرپور معاونت کرنی چاہیے اور یقیناً ریاست ِ خلافت شہریوں کے حقوق اور معاملات کی دیکھ بحال اور اسلام کی دعوت کو پوری انسانیت تک پہنچانے کے لیے میڈیا کو بھرپور معاونت فراہم کرے گی تا کہ وہ اپنے اس کردار کو احسن طریقے سے ادا کرسکے۔ اسلام کی دعوت اور ریاست کے لیے معلومات چند اہم معاملات میں سے ایک ہے۔ لہٰذا میڈیا کی سرپرستی اور نگرانی خلیفہ براہ راست ایک آزاد ادارے کے ذریعے کرے گا جیسا کہ عدلیہ یا مجلس امت کے ادارے ریاست خلافت میں اسلام کے نفاذ اور عوام کے حقوق کے تحفظ کے لیے براہ راست خلیفہ کی نگرانی میں کام کرتے ہیں۔

میڈیا کی موجودہ صورتحال

موجودہ صورتحال میں پاکستان کی قیادت میں موجود غدار، مغربی استعماری ممالک کے منصوبوں کی حمائت اور ان کی تکمیل اور اپنی غداری کو چھپانے کے لیے نجی میڈیا پر بے پناہ دباؤ ڈالتے ہیں، لہٰذا میڈیا استعماری طاقتوں کے گھناؤنے منصوبوں کو بے نقاب کرنے اور حکمرانوں کا احتساب کرنے کی ذمہ داری کو ادا نہیں کرپاتا۔ یہ غدّار، خفیہ ایجنسیوں کی ایک فوج کو میڈیا مالکان اور صحافیوں کو دباؤ میں لانے اور خوفزدہ کرنے کے لیے مامور کردیتے ہیں۔ یہ خطرہ اس قدر حقیقی اور زبردست ہوتا ہے کہ وہ صحافی بھی جو اپنی رائے کے اظہار میں بے باک اور دیانتدار ہوتے ہیں، اپنے نقطہ نظر کو چھپانے لگتے ہیں یا اس کی سختی کو کم کردیتے ہیں یہاں تک کہ بعض اوقات وہ خود ساختہ جلاوطنی اختیار کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ غدّار مالیاتی دباؤ یعنی قرضوں کی منسوخی یا چھوٹے میڈیا گروپوں کو اشتہارات کی بندش کے ہتھکنڈوں کو استعمال کرتے ہیں۔ جہاں تک ریاستی میڈیا کا تعلق ہے تو یہ غدّار اسے ملک میں امریکی مفادات کی تکمیل کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ لہٰذا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ریاستی میڈیا عوام کی نظروں میں اپنا اعتماد کھو چکا ہے اور اب نجی میڈیا بھی عوام کا اعتماد کھوتا نظر آتا ہے۔ نجی میڈیا کی نیک نامی میں کمی اب اس سطح تک پہنچ چکی ہے کہ

عوام سوشل میڈیا یا براہ راست میل جول سے حاصل ہونے والی معلومات اور نقطہ ہائے نظر کو معلومات کے حصول کا واحد قابل اعتبار ذریعہ سمجھنے لگے ہیں۔

جہاں تک اقدار کی ترویج کا تعلق ہے تو یہ غدّار اس بات کو مناسب سمجھتے ہیں کہ معاشرے کو میڈیا کے ذریعے کرپٹ اور ناکام مغربی اقدار و افکار سے بھر دیا جائے۔ ان اقدار و افکار میں مادیت پرستی، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے پر اکسانا، جنسِ مخالف سے بغیر نکاح کے تعلق کو قائم کرنا اور عورت کے مقام، عزت وعفت کو بے وقعت کرنا شامل ہیں اور یہ سب کچھ آزادی کے نام پر کیا جارہا ہے۔ مشرف کے وقت سے معاشرے کے لیے اعلیٰ اخلاقی پیمانوں کو وضع کرنے میں میڈیا کا کردار زوال پزیر ہوتا جارہا ہے، یہاں تک کہ ایک عرصے تک قابل احترام اور قدامت پرست سمجھا جانے والا ریاستی میڈیا بھی اپنی نیک نامی کھو چکا ہے اور لوگ نہ صرف اب اس پر تنقید بلکہ اس کا بائیکاٹ تک کر رہے ہیں۔

میڈیا کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنا

ریاست خلافت دنیا پر اسلام کی بالادستی کو قائم کرنے میں سرکاری اور نجی میڈیا کو اپنے کردار کی ادائیگی میں بھرپور معاونت فراہم کرے گی اور ان کی نگرانی کرے گی۔ میڈیا اسلام کو اتنی مضبوطی اور موئثر طریقے سے پیش کرے گا کہ لوگ اسلام کی جانب متوجہ ہوں، اس کا مطالعہ کریں اور اس پر غور و فکر کریں۔ اس کے علاوہ میڈیا مسلم علاقوں کو ریاست خلافت میں ضم کرنے میں بھی اپنا کردار ادا کرے گا۔ میڈیا زندگی کے مختلف معاملات کے حوالے سے اسلامی ثقافت کو پیش کرے گا تاکہ لوگ ان افکار سے آگاہ ہوں اور انھیں اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں نافذ کر سکیں۔ میڈیا حربی استعماری قوموں کے شیطانی منصوبوں کو بے نقاب کرے گا جو کہ دنیا بھر میں فتنہ اور فساد برپا کر رہے ہیں اور خانہ جنگیوں کو بھڑکا کر اور ان کو جاری وساری رکھنے کے لیے مدد و معاونت فراہم کر کے مختلف ممالک کو اپنے حلقہ اثر میں لاتے ہیں اور پھر ان کی دولت کو اس قدر لوٹتے ہیں کہ ان ممالک کے عوام بدترین غربت اور استحصال کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بین الاقوامی سطح پر پوری انسانیت کو انسانوں کے بنائے ہوئے نظاموں کے ظلم سے نجات دلانے کے لیے، ان پر اسلام کی قیادت کو قائم کرنے اور اسلام کی ترویج کی ریاست کی ذمہ داری کی ادائیگی میں میڈیا معاونت فراہم کرے گا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں **(ادْعُ إِلِى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَدِلْهُم بِالَّتِى هِىَ أَحْسَنُ)** **"اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجیے۔"** (النحل، 16:125)

میڈیا کی نگرانی

حزب التحریر کے پاس جہاں اسلام کی بنیاد پر حکمرانی کرنے کے لئے وسیع تیاری اور تجربہ ہے، جس میں میڈیا کی نگرانی بھی شامل ہے وہیں حزب التحریر کے پاس میڈیا کے معاملات کو چلانے کا ضروری تجربہ بھی موجود ہے۔ حزب کے میڈیا آفس کے پاس اس وقت بھی ایک عالمی سطح کا نیٹ ورک موجود ہے جس کی شاخیں پوری مسلم دنیا اور غیر مسلم ممالک میں موجود ہیں۔ یہ میڈیا آفس تندہی سے میڈیا کو حزب سے متعلق معلومات، مختلف موضوعات اور مسائل پر حزب کا نقطہ نظر، موقف اور پالیسیز مہیا کرتا ہے اور خلافت کے قیام کے بعد بھی اپنی موجودہ حیثیت میں کام کرتا رہے گا۔ میڈیا آفس نے بہت سارے اسلوب اختیار کیے ہیں جن میں ویڈیو اور آڈیو پروڈکشنز، میگزینز اور مختلف ویب سائٹس بھی شامل ہیں۔

حزب کے امیر اور معزز فقیہی شیخ عطا ابو رشتہ نے کئی دہائیوں سے جہاں حزب میں مختلف ذمہ داریاں نبھائیں ہیں وہیں وہ اردن میں حزب التحریر کے ترجمان کے فرائض بھی ادا کر چکے ہیں۔ شیخ عطا کو میڈیا کے مسائل اور اس کے طریقہ کار کے حوالے سے وسیع تجربہ اور معلومات حاصل ہیں۔ لہٰذا ایک خلیفہ کی حیثیت سے ان شاءاللہ ان کی میڈیا کے معاملات کی دیکھ بھال کی صلاحیت ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے۔

حزب التحریر نے **ریاست خلافت کے دستور** کی دفعہ 103 میں اس کا اعلان کیا ہے کہ **"میڈیا وہ محکمہ یا ادارہ ہے جو ریاست کے نشرواشاعت کے احوال کا ذمہ دار ہوتا ہے تاکہ اسلام اور مسلمانوں کے مفادات کی نمائندگی کرے اور ان کو عملی جامہ پہنانے میں اپنا کردار ادا کرے۔ داخلی طور پر: ایک مضبوط اور مربوط اسلامی معاشرہ تشکیل دینے کے لیے کام کرتا ہے جو خباثت کو باہر کرے اور پاک چیزوں کو اپنے اندر سمائے۔ خارجی طور پر: حالت امن اور حالت جنگ میں اسلام کی عظمت اس کے عدل اور اس کی عسکری قوت کو دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اسی طرح انسانی نظام کے فساد، اس کے ظلم اور اس کی عسکری کمزوریوں کو بے نقاب کرتا ہے۔"**

حزب نے اپنی کتاب "ریاست خلافت کے ادارے" میں یہ لکھا ہے کہ **"ریاست کے قیام کے بعد ایک قانون جاری کیا جائے گا جس میں ریاست کی معلومات کے حوالے سے پالیسی کے بارے میں عمومی احکامات، احکام شرعیہ کے مطابق بیان کیے جائیں گے۔ ریاست، اسلام اور مسلمانوں کے مفادات کی تکمیل اور مضبوط اسلامی معاشرے کی تشکیل کے لیے اس پالیسی کی پیروی کرے گی۔ یہ پالیسی قرآن و سنت سے اخذ شدہ ہوگی اور جس سے صرف خیر ہی خیر ظاہر ہو گا۔ اس پالیسی میں وحشیانہ، حیوانیت اور ایسے تصورات کی کوئی گنجائش نہیں ہو گی جو معصیت کی راہ پر لے جائے اور نہ ہی غلط اور گمراہ ثقافت کی اس میں کوئی آمیزش ہو گی۔ وہ ایک اسلامی معاشرہ ہو گا جو بدی کا خاتمہ کرے گا اور خیر کو پھیلائے گا اور تمام کائنات کے خالق اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرے گا۔"**

خلافت تیزی سے پھیلتے نجی میڈیا کو مدد اور رہنمائی فراہم کرے گا

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں اسلامی قوانین کی لازمی پیروی کی جائے گی چاہے اس کا تعلق خبروں، حالات حاضرہ یا دستاویزی فلموں سے ہو۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ میڈیا کے اداروں میں معلومات کے اجراء کے وقت اسلامی قوانین اور معاشرتی نظام کی مکمل اتباع کی جا رہی ہے۔ کیونکہ نجی میڈیا ایک کاروبار ہے اس لیے میڈیا کے ادارے دوسرے اداروں کی طرح ریاست کے خزانے یعنی بیت المال سے قرضے اور کریڈٹ لائن کی سہولیات حاصل کر سکیں گے۔ ٹیلی وژن اسٹوڈیوز اور پرنٹنگ پریس وغیرہ کو بنانے اور قائم کرنے کے لیے بھاری رقم کی ضرورت ہوتی ہے تو جن کو مالی معاونت کی ضرورت ہو گی انھیں بلاسودی قرضے اور گرانٹ فراہم کی جائے گی۔ ریاستی اداروں اور عوامی اداروں کی جانب سے اشتہارات دینے میں کسی مخصوص استحقاق، رعایت، اقربہ پروری یا پسند و ناپسند کا کوئی عمل دخل نہیں ہو گا۔ خلیفہ کی جانب سے پہلے ہی اس بات کا اعلان کر دیا جائے گا کہ ہنگامی صورتحال کو چھوڑ کر عوامی ضرورت کے پیغامات کے لیے ریاست کو کتنا وقت یا جگہ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا سے درکار ہو گا۔ اس کے علاوہ ریاست الیکٹرانک میڈیا کے لیے بینڈوڈتھ مخصوص کرے گی اور اس بات کو یقینی بنائے گی کہ ایک ہی نام سے دو ادارے کام نہ کریں۔ ان معاملات کو سرانجام دینے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ایک مرکزی ادارہ موجود ہو۔

حزب التحریر نے **ریاست خلافت کے دستور** کی دفعہ 104 میں اعلان کیا ہے کہ **"نشرو اشاعت کے اس ادارے (میڈیا) کے لیے لائسنس (این او سی) کی کوئی ضرورت نہیں جس کا مالک ریاست کا شہری ہو بلکہ صرف متعلقہ ریاستی ادارے کے آفس کو خبر کرنا اور اس کے علم میں لانا کافی ہے اور صرف یہ بتایا جائے گا کہ وہ کس قسم کے میڈیا کے ذرائع استعمال کر رہے ہیں۔ پھر ان ذرائع ابلاغ کے مالکان اور لکھنے والے (صحافی) اپنی ہر رپورٹ اور مواد کے بارے میں ذمہ دار ہوں گے۔ کسی قسم کے خلاف شرع مواد پر ان کا محاسبہ ہو گا جیسا کہ ریاست کے کسی بھی شہری کا ہوتا ہے۔"**

سیکیوریٹی کے معاملات

جہاں تک سیکیوریٹی کے معاملات کا تعلق ہے تو جن معلومات کا تعلق ریاست کے معاملات سے بہت قریبی ہو جیسے فوجی معاملات، فوجوں کی نقل و حرکت یا جنگ کی صورتحال یا فوجی صنعتوں سے خبریں اور معلومات وغیرہ تو میڈیا کو خلیفہ کی جانب سے لازماً یہ بتایا جائے گا کہ کن معلومات کو شائع کیا جا سکتا ہے اور کن کو نہیں۔

حزب التحریر

ولایہ پاکستان

9 شوال 1443 ہجری

10 مئی 2022ء